پیاری باتیں

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

پیاری باتیں

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-5016664-65

موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین





بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اما بعد!

مسلمانوں کو سلام کرنا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک دن میں بیس مسلمانوں کو سلام کیا خواہ وہ ایک جگہ بیٹھے ہوں یا الگ الگ ہوں پھر اس شخص کا اسی روز انتقال ہو جائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور رات کا بھی یہی حکم اور فضیلت ہے۔ (مجمع الفوائد، ج ۲، ص ۳۳۸ و کبیر بضعف)

اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کی آگ جمع نہیں ہو سکتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں وہ آدمی داخل نہیں ہو گا جو اللہ کے خوف سے رو پڑا جب تک دودھ واپس تھن

میں نہ چلا جائے (تو جیسے یہ نہیں ہوسکتا تو وہ بھی نہیں ہوسکتا) اسی طرح اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کی آگ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتے۔ (ترمذی ونسائی)

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں جس پر ذرا سا غبار لگ گیا تو وہ دوزخ میں نہیں جائیگا، اور دین کا راستہ اللہ کا راستہ ہے خواہ دین کا کوئی کام ہو رضائے الٰہی کے لئے ہو، چنانچہ ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے جو ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے دونوں قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو جائیں پھر اسے دوزخ کی آگ بھی چھوئے ایسا نہیں ہوسکتا۔ (بخاری، ترمذی، نسائی)

جہاد فی سبیل اللہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اپنے دینِ اسلام ہونے پر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس پر حضرت ابوسعیدؓ کو تعجب ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دوبارہ ارشاد

فرمادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی فرمایا اس کے بعد فرمایا ایک اور بات ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں اور اس کا ایک درجہ اتنا بلند ہے جیسے آسمان وزمین کا فاصلہ ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا بات ہے آپؐ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (مسلم نسائی)

بڑھاپا اسلام کی حالت میں رحمت ہے

حضرت کعب بن مرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا تو یہ اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگا۔ (نسائی)

پیر کا دن بہت متبرک ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے اور اعلانِ نبوت بھی پیر کے دن کیا۔ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف پیر کے دن ہی ہجرت فرمائی۔ اور مدینہ منورہ بھی پیر کے دن ہی پہنچے اور پیر کے

دن ہی وفات پائی اور حجر اسود بھی پیر کے دن لگایا گیا اور بدر کی جنگ بھی پیر کے دن فتح ہوئی۔ نیز سورۂ مائدہ بھی پیر کو نازل ہوئی جس میں یہ آیت ہے:۔

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا. (المائدہ:۳)

عاتکہ کا عجیب خواب

حضرت عبدالمطلب کی بیٹی عاتکہ نے ایک خواب دیکھا اور اپنے بھائی حضرت عباسؓ سے کہنے لگیں کہ میں اس خواب سے تمہاری قوم پر خوفزدہ ہوں حضرت عباس نے پوچھا وہ خواب کیا ہے۔ عاتکہ نے (جواب دیا) کہا کہ تم عہد کرو کہ کسی اور کو نہیں بتلاؤ گے کیونکہ اہل مکہ سن لیں گے تو وہ ہم کو ایذاء پہنچائیں گے اور ظلم کریں گے' عاتکہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک سوار ہے جو مکہ کے اوپر والے حصہ سے آیا ہے اور بلند آواز سے کہہ رہا ہے اے آلِ غدر اور آلِ فُجر (یعنی دھوکے باز فاجروں کی اولاد) دو یا تین راتوں کے اندر اندر اپنے مقتل اور بچھڑنے کی جگہ چلو۔ پھر وہ سوار مسجد میں داخل ہوا وہاں بھی تین دفعہ یہی کہہ کر پکارا اور

عورتیں، مرد، بچے اور بوڑھے گھبرا کر اس کی طرف جھکے پھر خانہ کعبہ کی چھت پر اپنی سواری پر کھڑا دکھائی دیا وہاں بھی اس نے یہی تین بار آواز دی حتی کہ اَخشَبَین (دو پہاڑ ہیں) کے درمیان ہر ایک نے سنا پھر اس نے اس پہاڑ کی جڑیں سے ایک بہت بڑا پتھر نکالا اور اسے مکہ والوں کی طرف پھینک دیا یہاں تک کہ جب وہ پہاڑ کی تلہٹی میں آیا تو وہ پھر پھٹ گیا اور اس کا ایک ایک ٹکڑا ہر اہل مکہ کے گھر پہنچا، اور داخل ہوا، یہ خواب سن کر حضرت عباسؓ گھبرا گئے اور چلے گئے، اتنے میں ولید بن عتبہ سے ملاقات ہوگئی اور ان سے دوستی تھی، اتفاق سے انہیں دوست سمجھ کر ان سے اس خواب کا تذکرہ کر دیا، مگر یہ کہہ دیا کہ کسی اور سے نہ کہنا، مگر ولید نے اپنے والد سے ذکر کر دیا اور ان کے والد عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے کہہ دیا، اس طرح یہ خواب مکہ میں پھیل گیا حتی کہ ابو جہل کو بھی معلوم ہو گیا، جب صبح ہوئی اور حضرت عباسؓ طواف کرنے گئے تو ابو جہل نے ان کو پکارا اے ابوالفضل! جب طواف کر چکو تو میرے پاس آنا حضرت عباسؓ طواف سے فارغ ہو کر اس کے پاس آئے تو ابو جہل کہنے لگا اے ابوالفضل! وہ کیا ہے جو تمہاری بہن عاتکہ نے دیکھا ہے انہوں نے کہا کوئی ایسی بات نہیں ہے، ابو جہل بولا

کیوں نہیں ہے؟ اے بنی ہاشم! کیا تم نے مردوں کے جھوٹ پر اکتفا نہیں کیا اب تمہاری عورتیں بھی جھوٹ پر اتر آئیں؟ ہم اور تم گھوڑ دوڑ کے برابر کے دو شہسوار تھے مگر ایک زمانہ سے تم مسجد میں ہم سے آگے بڑھ گئے، ایک سوار آیا تو تم نے کہا ہم میں ایک نبی آیا ہے، پس یہی باقی رہ گیا تھا کہ تم کہو کہ ہم میں عورت بھی نبی ہے، تم سے زیادہ جھوٹ بولنے والا کوئی مرد اور عورت کسی گھر میں نہیں ہوگا۔ کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ نہیں کہا ہے کہ اس سوار نے یہ کہا کہ دو تین راتوں کے اندر اندر نکل جاؤ سو اگر تین راتیں گزر گئیں تو قریش کے سامنے تمہارا جھوٹ کھل جائے گا اور ہم ایک دستاویز لکھ کر خانہ کعبہ میں لٹکا دیں گے کہ تم اہل عرب میں سب سے زیادہ جھوٹے ہو مرد بھی اور عورت بھی، اور اے بنی قصی، کیا تم اس پر راضی نہ ہوئے کہ خانہ کعبہ کی دربانی تمہارے پاس ہے، سقایہ اور جھنڈا تمہارے پاس ہے یہاں تک کہ تم نے ایک نبی بھی لا کھڑا کیا؟ تمہاری ایذاء بڑی سخت ایذاء ہے۔ اس پر عباسؓ بولے اے پیلی سرین والے! سنبھل کر بات کر، یہ جھوٹ سب تمہارے اندر ہے یا تیرے خاندان میں ہے حاضرین بولے اے ابوالفضل! نہ تو جاہل ہے نہ بے وقوف ہے، عاتکہ سے بڑی تکلیف پہنچی ہے یہ بات سب

جگہ پھیل چکی ہے تیسری رات آئی تھی کہ ابوسفیان کی طرف سے ایک سوار قاصد بن کر آیا، اس سوار کا نام ضَمْضَم بن عمرو الغمری ہے اس نے یہی کہا اے آلِ غدر! کوچ کرو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی نکل آئے ہیں اور ابوسفیان پر حملہ کرنے والے ہیں۔

بس قریش میں اس سے گھبراہٹ پھیل گئی اور عاتکہ کے خواب کی تصدیق ہو کر ڈرنے لگے، بالآخر ہر قسم کی سواری پر زم ہو تیز ہو سوار ہو کر بدر کی طرف چلے، جنگِ بدر میں مسلمانوں کی فتح ہوئی اور ابو جہل مارا گیا۔

تلوار کا حق

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد میں ایک تلوار اٹھائی اور فرمایا اس کو کون لے گا؟ سن کر سبھی جھپٹے اور ہاتھ بڑھائے اور سب نے کہا مجھے دیدو پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا اس پر بھی لوگ جمع ہو گئے، پھر حضرت سِمَاک بن خَرَشَہ اَبُو دُجَانہ رضی اللہ عنہ (جو ایک پہلوان تھے) وہ بولے یہ مجھے دیدیں میں اس کا حق ادا کروں گا چنانچہ وہ تلوار انکو دیدی گئی اور انہوں نے مشرکوں

کی خوب گردنیں اڑائیں۔

جہاد میں عورت کو قتل کرنا منع ہے

بزار نے حضرت زبیرؓ سے روایت کیا ہے حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں ابُو دُجانہؓ کے پیچھے پیچھے تھا، وہ جس پر بھی جا گرتے تھے اسے زیروزبر کر دیتے تھے حتیٰ کہ میدانِ احد میں وہ عورتوں کے جھرمٹ میں پہنچے ان عورتوں میں ہندہ (قاتلِ حمزہ) بھی تھیں ہندہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئی تھیں وہ یہ اشعار گا رہی تھی ؎

نَحنُ بَنَاتُ طَارِقٖ نَمشِیُ عَلَی النَّمَارِقٖ

ہم رات کو آنے والی لڑکیاں ہیں جو مخمل کے فرش پر چلنے والیاں ہیں۔

وَالمِسکُ فِی المَفَارِقٖ اِنْ تُقبِلُوا نُعَانِقٖ

اور مشک ہماری مانگ اور سروں میں ہے اگر آگے بڑھو گے تو ہم تم سے معانقہ کریں گی گلے ملیں گی

اَوْتُدْ بِرُوْا نُفَارِقٖ فِرَاقَ غَیْرَ وَامِقٖ

یا تم پیٹھ پھیرو گے تو ہم جدا ہو جائیں گی اور پھر نہ ملیں گی۔

اس ہندہ پر حضرت اَبُو دُجانہؓ نے حملہ کیا لیکن ایک دم واپس آگئے، حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے ان سے کہا اے اَبُو دُجانہ تمہارے سارے کام عجیب تھے مگر یہ بتاؤ کہ تم نے اس عورت کو کیوں قتل نہیں کیا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے ایک عورت کو قتل کرنا اچھا نہیں سمجھا (انہوں نے منع کیا ہوا ہے)۔

حضرت قتادہؓ کی جانثاری اور حضورؐ کا معجزہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگِ احد کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ میں ایک کمان دی گئی اور آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمادی سو آپ کے آگے آگے میں اس کمان سے تیر چلا رہا تھا یہاں تک کہ اس کمان کا دستہ ٹوٹ گیا مگر میں اپنے مقام پر کھڑا رہا ہٹا نہیں، اتنے میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور زخمی ہوا اب جو تیر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آتا تو میں آپ کو بچانے کے لئے اپنا چہرہ کر دیتا تھا، تا کہ وہ تیر میرے سر کے کسی حصہ میں لگے اور آپ بچ جائیں سو آخری تیر جو مجھے لگا اس سے میری آنکھ کا حلقہ میرے رخسارے پر نکل کر گر پڑا

اور جماعتیں متفرق ہوگئیں تو اس آنکھ کو میں نے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جب آپ نے میری ہتھیلی پر آنکھ کو رکھی ہوئی دیکھی تو آپ کے آنکھ مبارک میں آنسو آگئے اور دعا دی الٰہی! قتادہؓ نے اپنے چہرہ کے ذریعہ تیرے نبی کا چہرہ بچایا ہے تو اس کی آنکھ پہلے سے بھی اچھی کردے اور نظر کو زیادہ تیز کردے، سو میری نگاہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی۔ (الکبیر)

آپ کا نبی برحق ہونا

حضرت بُرَیْدَہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں جنگِ اُحد کے دن ایک شخص نے یہ کہا اے اللہ! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں تو مجھے زمین میں دھنسادے سو وہ شخص زمین میں دھنس گیا۔ (بزار)

نبی علیہ السلام کی شرکتِ جہاد

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ جنگِ احزاب میں رسولِ کریم ﷺ خندق کھودنے میں ہمارے ساتھ شریک ہیں اور مٹی اٹھا رہے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں:۔

وَاللّٰهِ لَوْ لاَ اللّٰهُ مَا اهْتَدَیْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لاَقَیْنَا
اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

(الصحیح للبخاری ج:۲، ص ۵۸۹)

ترجمہ

"قسم ہے خدا کی اگر اللہ میاں نہ ہوتے تو ہم ہدایت پر نہ ہوتے نہ ہم صدقہ کرتے، نہ نماز پڑھتے، پس اے اللہ! تو ہم پر تسلی نازل فرما اور اگر مڈھ بھیڑ ہو جائے تو ہم کو ثابت قدم رکھ ان مشرکوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب بھی یہ کوئی فتنہ پردازی کریں گے ہم اسے قبول نہیں کریں گے"۔

ان اشعار کو آواز کے ساتھ پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ 'اَبَیْنَا، اَبَیْنَا' بار بار بلند آواز سے کہتے تھے۔ (متفق علیہ)

شروع دن میں سورہ یٰسین پڑھنا

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ دن کے اول حصہ میں جو سورہ یٰسین پڑھ لے گا اسکی حاجات پوری کردی جائیں گی۔ (الدارمی)

سورۂ دخان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات میں سورۂ دخان پڑھی تو اس حال میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) فرشتے اس کے لئے استغفار کر رہے ہوں گے۔ (ترمذی)

سورۂ حشر کی آخری آیات کی فضیلت

حضرت مَعْقِل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین بار "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری آیات (ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" سے اخر تک) ایک بار پڑھی تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرنے پر مقرر کر دیئے جاتے ہیں، اسی طرح شام کو پڑھے تو شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرنے پر مقرر کر دیئے جاتے ہیں اور اگر اسی رات مر گیا تو شہید ہو کر مرے گا۔ (ترمذی)

سورۂ زلزال کی فضیلت

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے قرأت بتا دیجئے کیا پڑھا کروں تو آپ نے فرمایا جن سورتوں کے شروع میں ''را'' کا لفظ آتا ہے جیسے ''الٓمٓرٰ، الرٰ'' وغیرہ ایسی تین سورتیں پڑھ لیا کر، اس آدمی نے کہا میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میری زبان بھی موٹی ہوگئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر جن سورتوں کے شروع میں ''حٰمٓ'' آیا ہے ان میں سے تین سورتیں پڑھ لیا کر اس آدمی نے وہی پہلا عذر دہرایا تو آپ نے فرمایا پھر جن سورتوں کے شروع میں تسبیح آتی ہے ان میں سے تین سورتیں پڑھ لیا کر اس آدمی نے پھر وہی پہلا عذر کیا تو آپ نے فرمایا ایک جامع سورت ہے وہ پڑھ لیا کر اور حضور ﷺ نے اسے سورۂ زلزال پڑھائی حتی کہ پوری کرادی تو اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، میں اب کبھی بھی اس سے زائد نہیں کروں گا پھر وہ چلا گیا، اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب ہوگیا دو مرتبہ فرمایا۔ (ابوداؤد)

سورۂ اخلاص کی فضیلت

حضرت سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے الّا یہ کہ اس پر کسی قسم کا قرض ہو اور جو شخص سونے کا ارادہ کرے اور وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ کر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو قیامت کے روز حق تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا۔ (ترمذی)

حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ جس شخص نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ مرتبہ پڑھی تو اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں اور جس نے بیس مرتبہ پڑھی تو اس کے لئے جنت میں دو مکان بنا دیئے جاتے ہیں، اور جس نے تیس مرتبہ پڑھی تو اس کے لئے تین مکان جنت میں بنا دیئے جاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو ہم بہت سے مکان بنا لیں گے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی بخشش اس سے بھی زیادہ واسع ہے۔ (دارمی)

معوذتین

ایک حدیث میں آیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کسی سائل نے ان جیسا نہیں مانگا اور کسی پناہ مانگنے والے نے ان دو سورتوں کی مثل پناہ بھی نہیں مانگی (گویا بے مثل ہیں)۔ (جمع الفوائد ص ۱۷۲، ج ۲)

تلاوتِ کلام پاک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بچے کو ناظرہ قرآن مجید پڑھا دیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے حفظ کرا دیا تو بروز قیامت اس شخص کو چاند کی طرح چمکتا ہوا اُٹھائیں گے اور اس سے کہا جائیگا کہ تو قرأت کر جب وہ ایک آیت پڑھے گا اس کی وجہ سے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیں گے حتی کہ وہ آخری آیت جو اس کو یاد ہے پڑھے۔ (للاوسط)

جبرِ نعمت

حضرت ابنِ عباسؓ سے آیت کریمہ "اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ" کے بارے میں مروی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس آیت سے خبر دی ہے کہ جب بندۂ مسلم اللہ کے حکم پر راضی ہو کر اللہ پر اپنے کام سپرد کر دیتا ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ الخ ...... پڑھتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اسے تین انعام عطا فرماتے ہیں۔ عام رحمتیں اور خاص رحمت اور ہدایت، اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کا جبرِ نقصان کر دیتے ہیں اور اس کا انجام بخیر فرماتے ہیں۔ (الکبیر)

اللہ کا عہد

حضرت اَعْمَش رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت پڑھی شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الخ یعنی اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سو انہوں نے کہا کہ میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں جس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور اس شہادت کو اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں، یہ اللہ کے پاس امانت رہے گی، پھر اس کے متعلق ان سے کہا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کہا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھ سے ابووائل نے حضرت عبداللہؓ کی روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امانت والے کو قیامت کے دن بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس بندہ کا میرے ساتھ ایک معاہدہ ہے اور اپنا معاہدہ پورا کرنے کا میں زیادہ حقدار ہوں لہٰذا میرے اس بندے کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ (الکبیر بضعف)

اللہ سے ڈرنے کا حق

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے: ''اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ'' یعنی اللہ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو اس سے ڈرنے کا کیا حق ہے؟ وہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت کرے، نافرمانی نہ کرے، اس کا شکر کرے، ناشکری نہ کرے، اسے یاد رکھے بھولے نہیں۔ (الکبیر)

شبہ کا ازالہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یہ بتایئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اس جنت کی طرف دوڑو جس کا فاصلہ زمین و آسمان جتنا ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ پھر دوزخ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ تو پہلے یہ بتا کہ جب رات آتی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے اس نے کہا جہاں اللہ کو منظور ہے فرمایا بس اسی طرح دوزخ بھی جہاں اللہ کو منظور ہے وہیں ہے۔ (بزار)

کافر کو دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے

حضرت انسؓ نے ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَّاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا'' (النساء: ۴۰) یہ آیت پڑھ کر ارشاد

فرمایا کہ...... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حق تعالیٰ شانہٗ مؤمن کی ایک نیکی بھی کم نہیں کریں گے پوری کی پوری آخرت میں جمع کریں گے مگر کافر کی نیکی کا اجرا سے دنیا ہی میں دیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں آیگا تو اس کی ایک نیکی بھی ایسی نہ ہوگی کہ جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔ (مسلم)

ایک تمنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں حتیٰ کہ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ یاد آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں آجاتا ہوں اور آپ کو دیکھ لیتا ہوں مگر میں اپنی اور آپکی موت کو یاد کرتا ہوں تو یہ خیال آتا ہے کہ جب آپ جنت میں چلے جائیں گے تو انبیاء علیہم السلام کے مقام پر ہوں گے اور جب میں جنت میں جاؤں گا تو اس درجہ میں کیسے پہنچ سکتا ہوں جہاں آپ ہوں گے (وہاں آپ کے ساتھ کیسے ہوں گا اور کیسے آپ کو وہاں دیکھوں گا) اس کا آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر آئے:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ" (النساء:۶۹)

جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کریگا بس یہی لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔

مؤمن کی تکلیف کفارہ ہے

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِهٖ (جو کوئی برا کام کریگا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! اس وقت جو آیت مجھ پر نازل ہوئی ہے وہ پڑھ کر بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور پڑھیے، سو آپ نے یہی آیت تلاوت کی تو سنکر میری کمر ٹوٹ گئی اور پیٹھ کے بل میں لیٹ گیا، آپ نے فرمایا اے ابوبکر! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ہم میں سے کون ایسا

شخص ہے جس نے کبھی کوئی برا کام نہ کیا ہو اور ہر برے عمل کا ہم کو بدلہ دیا جائیگا تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر! اور تمام مسلمان دنیا ہی میں بدلہ دیدیئے جاتے ہیں حتی کہ جب اللہ سے ان کی ملاقات ہوگی تو ایک گناہ بھی ان کا نہ ہوگا، باقی دوسرے (جو کافر ہیں) ان کے لئے جمع رکھے جاتے ہیں ان کو ان گناہوں کا بدلہ قیامت کے روز دیا جائے گا۔ (مجمع الفوائد ص ۱۹۹ ج ۲)

ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں کو بڑی تشویش ہوگئی کہ ہمارا کیا بنے گا؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا قرب تلاش کرو اور صحیح صحیح عمل کرتے رہو اور مسلمان کو تو ذرا سی تکلیف بھی پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے حتی کہ اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی کفارۂ سیئات ہوتا ہے۔ (مسلم وترمذی)

اور ایک روایت میں یوں آیا ہے یہ جو بندے کو تکلیف آتی ہے حتی کہ اسے بخار آ جائے کوئی مصیبت آ جائے سی کہ اتنی بات بھی پیش آئے کہ اس نے اپنے کرتے کی آستین میں کوئی پیسہ رکھا تھا مگر رکھ کر بھول گیا اسکی تلاش میں جو گھبراہٹ ہوئی تو یہ بھی کفارۂ سیئات ہو جاتا ہے حتی کہ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک

ہو جاتا ہے جیسے سرخ سونا نکھر کر صاف ہو جاتا ہے۔ (کبیر)

ہر نبی کی ایک دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے ہر نبی کو اللہ نے ایک دعا دی ہے اور اس نے وہ دعا کر لی ہے مگر میں نے وہ دعا چھپا رکھی ہے، اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ میری شفاعت میری امت کے اہلِ کبائر کے لئے ہوگی۔

دوزخ سے نجات کی ایک صورت

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ والے دوزخ میں جمع ہوں گے ان کے اندر اہلِ قبلہ بھی ہوں گے جن کو کبھی اللہ کا حکم ہوگا تو کافران مسلمانوں سے کہیں گے کیا تم اسلام نہیں لائے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں ہم مسلمان ہیں، کافر کہیں گے پھر تمہارے اسلام لانے نے تم کو دوزخ کی آگ سے نہیں بچایا اور تم بھی ہم کافروں کی طرح دوزخ میں آ گئے۔ مؤمن کہیں گے بات یہ ہے کہ ہم لوگ گنہگار تھے ان (گناہوں) پر ہم کو یہ سزا

ہو رہی ہے، مگر اللہ پاک نے یہ سنا تو حکم فرمایا کہ جتنے اہل قبلہ ہیں سب کو دوزخ سے باہر نکال دیا جائے، چنانچہ ان کو دوزخ سے باہر نکال دیا جائے گا تو دوزخ میں رہ جانے والے کفار یہ دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو جیسے ان کو نکال لیا گیا ہم بھی نکال لئے جاتے اسکے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی "رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ" (الحجرات: ۲) (بزار)

جنت کے مستحق لوگوں کی تقسیم

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (الفاطر: ۳۲) پھر ہم نے اپنے ان بندوں کو کتاب کا وارث بنایا ہے جن کو ہم نے منتخب کر لیا ہے پس ان میں سے بعض اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض مقتصد یعنی درمیانی لوگ ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں، یہ آیت پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تینوں جماعت کے آدمی ایک ہی منزل کے ہیں یہ سب جنت میں ہونگے۔ (ترمذی)

اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کے بارے میں فرمایا پس بہرحال وہ لوگ جو بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ لوگ جو درمیانی درجے کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا حساب "حسابِ یسیر" ہوگا (یعنی صرف پیشی ہوگی اور بخش دیئے جائیں گے) اور بہرحال وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے یہ محشر کے میدان میں کھڑے رہیں گے پھر حق تعالیٰ ان پر اپنی رحمت فرمائے گا یہی لوگ ہیں جو کہیں گے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ" (الفاطر: ٣٤) سب تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم وحزن کو دور کر دیا بے شک ہمارا رب بہت بخشنے والا قدر داں ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو دارالمقام میں جگہ دیدی جہاں نہ کسی قسم کی کوئی مشقت ہے نہ تھکاوٹ ہے۔ (احمد)

دوزخ پر گذرنا لازمی ہے

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور کہنے لگے یہ دونوں اگر یہ بات جو میں

کہتا ہوں ان کانوں سے نہ سنی ہو، بہرے ہو جائیں آپ فرماتے تھے، کہ قرآن مجید میں جو آیا ہے "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" (مریم: ۷۱) اس ورود سے مراد دخول ہے، کوئی نیک و بد نہ ہوگا جو دوزخ میں داخل نہ ہو مگر دوزخ مؤمنوں پر سلامتی والی ٹھنڈی ہو جائے گی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی، اتنی ٹھنڈی ہو جائے گی کہ جہنم کی ٹھنڈ کی وجہ سے چیخ نکل جائے گی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا" (مریم: ۷۲) "پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل اس میں ڈال دیں گے۔ (احمد)

جنت میں والدین اور اولاد ایک جگہ ہونگے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب جنت میں داخل ہوگا تو وہاں والدین، بیوی اور اولاد کو ڈھونڈے گا تو اس سے کہا جائیگا کہ وہ تمہارے درجہ کو نہیں پہنچے ان کے اعمال ایسے درجے کے نہیں ہیں تو وہ کہے گا اے رب! میں نے عمل اپنے اور ان سب کے لئے کئے تھے (کہ یہ سب مل جائیں گے) سو ان کو ان۔ کے

ساتھ ملحق کر دیا جائیگا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ الآیۃ (الطور: ۲۱)۔(الکبیر، الطبرانی)

تقویٰ ایک تجارت ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تقویٰ کی تجارت کرو بغیر پونجی اور بغیر سوداگری کے تم پر روزی اترےگی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ الآیۃ (الطلاق:۳)۔(کبیر بضعف)

رسول اللہ ﷺ کو شجر و حجر کا سلام کرنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے میں مکہ مکرمہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ہم مکہ کے اطراف میں گئے تو جس شجر و حجر کے پاس سے آپ گزرتے تھے وہ کہتا تھا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" ۔(ترمذی)

ایک روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقامِ زوراء میں ایک پانی کا برتن لایا گیا آپ نے اپنا دست

مبارک اس میں رکھا تو پانی فوّارے کی طرح آپ کی انگشتہائے مبارک میں سے نکل رہا تھا، تمام لوگوں نے اس سے وضو کیا حضرت قتادہؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہوگے؟ انہوں نے کہا تین سو یا تقریباً تین سو آدمی تھے۔ (صحاح ستہ)

چاند کے ٹکڑے ہونے کا معجزہ

حضرت ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے اچانک ہم نے دیکھا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا پہاڑ کی اُس طرف تھا اور ایک ٹکڑا اِدھر تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گواہ رہنا۔ (جمع الفوائد، ص ۴۸۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی تفصیل

حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے آپس میں گمراہی اور کفر پر اڑا رہنے کا معاہدہ کیا اور بعض نے یہ کہا کہ جس راہ پر ہم لوگ ہیں وہ اس بے اولاد، بے وارث کے دین سے زیادہ برحق ہے اور بہتر ہے تب یہ سورہ نازل ہوئی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

اس کے بعد آپ کے پانچ اولاد مذکر پیدا ہوئے۔

چار حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، ان میں سب سے بڑے عبداللہ تھے دوسرے طاہر، اور بعض نے کہا طاہر عبداللہ ہی کا نام تھا یہ دو ہوئے، ایک طیب اور ایک قاسم اور ایک حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جن کا نام ابراہیم تھا اور آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔ ان میں سے ایک زینب تھیں جو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما تھیں جن کا نکاح پہلے ابولہب کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ سے تھا جس کو ابولہب کے کہنے سے دونوں نے الگ کر دیا تھا پھر پہلے حضرت رقیہ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ان کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی وہاں ان سے عبداللہ پیدا ہوئے پھر وفات ہوگئی۔ انکی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کا ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نکاح میں آئیں جن سے حضرت حسن، حضرت حسین، اور حضرت محسن اور زینب جو حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں آئیں اور ام کلثومؓ جن کا حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے نکاح کر دیا تھا۔ (رزین)

صحابہ کو برا کہنے والا لعنتی ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے سنو تو اس سے کہو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ خدا تمہارے اس شر پر لعنت کرے۔ (ترمذی)

صحابہ کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین صحابہ کی طرف مشتاق رہتی ہے علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے پھر عمرؓ پھر عثمان غنیؓ، ان کے بعد ہم ان کے درمیان افضلیت کی بحث ہی نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

قدرتِ خداوندی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:
تیرے رب کی مخلوقات میں سب سے سخت پہاڑ ہیں مگر اسے لوہا تراش دیتا ہے اور لوہے کو آگ کھا جاتی ہے اور آگ کو پانی بجھا دیتا ہے اور یہ آسمان و زمین کے درمیان جو بادل ہیں یہ پانی کو اُٹھائے اُٹھائے پھرتے ہیں اور بادلوں کو ہوا لے جاتی ہے اور ہوا سے انسان دو ہاتھ کر کے بچ جاتا ہے اور ہوا پر اپنی ضرورت کے مطابق سفر کرتا ہے مگر نشہ انسان پر غالب آجاتا ہے اور نیند نشہ پر غالب آجاتی ہے مگر غم نیند کو بھی روک دیتا ہے تو تیرے رب کی مخلوق میں سب سے سخت یہ غم ہوا۔ (اوسط)

ذکر کرتے ہوئے سونا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر اللہ کا ذکر کرتا ہوا سویا حتی کہ اسے اونگھ آنے لگی پھر رات کو کسی وقت بھی اس کی آنکھ کھلے اور وہ دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی اللہ سے طلب کرے مگر حق تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتے ہیں۔ (جمع الفوائد)

دشمن سے نجات کا طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلادوں جو تم کو تمہارے دشمن سے نجات دلائے اور تم کو رزق ملے، اللہ سے دن اور رات میں دعا کیا کرو کیونکہ دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے۔ (موصلی بضعف)

دعا کی قبولیت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) اور ایک روایت میں بارش کے نیچے آیا ہے۔ (ابوداؤد)

پیٹھ پیچھے دعا کرنا

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غیر موجود غیر موجود کے لئے دعا کرے اس سے زیادہ مقبول ہونے والی دعا کوئی نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے

دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ (مسلم، ابوداؤد)

دعا قبول نہ ہونا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا زمین و آسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے دعا کے اول اور درمیان اور آخر میں درود پڑھا کرو۔ (ترمذی بلفظ رزین)

فضلِ خداوندی مانگنا

حضرت ابنِ مسعودؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ کو اس سے مانگنا بہت پسند ہے اور کشادگی کا انتظار افضل عبادت ہے۔ (ترمذی)

بیٹے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا جنت میں درجہ بلند کیا جائیگا تو وہ

عرض کرے گا الٰہی! مجھے یہ درجہ کیسے ملا ہے؟ تو کہا جائیگا تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے ملا ہے۔ (للبزار)

پچھلے گناہ کا معاف ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتا ہے تو تم "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہو کیونکہ جس کی تحمید ملائکہ کی تحمید سے مل گئی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوگئے۔ (صحاح ستہ)

نماز کے بعد کی دعاء

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (ترمذی۔نسائی)

گناہوں کی بخشش

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن نمازِ صبح سے قبل

تین مرتبہ یوں کہا:

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کی برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (للاوسط)

بہترین دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس سے گذرے جو اپنی نماز میں اس طرح دعا کر رہا تھا۔

یَا مَنْ لَّاتَرَاہُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُہُ الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُہُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُہُ الْحَوَادِثُ وَلَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَکَایِیْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَأَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَلَا تَوَارٰی مِنْہُ سَمَاءٌ سَمَآءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَّا فِیْ قَعْرِہٖ

وَلَا حَبَلٌ مَّا فِیْ وَعْرِہٖ اِجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْہِ".

سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مقرر کیا کہ یہ اعرابی جب نماز پڑھ چکے تو اسے میرے پاس لانا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں کسی معدن میں سے سونا آیا تھا، جب اعرابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سارا سونا اسے ہبہ کر دیا اس اعرابی نے کہا: شاید صلہ رحمی میں عطا کیا ہے فرمایا ہاں رحم کا بھی حق ہے مگر میں نے تجھے تیرے اللہ کی حمد وثنا کی خوبی کی وجہ سے دیا ہے۔ (للاوسط)

دس مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح صبح:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

کہا تو اسے اولادِ اسماعیل میں سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس گناہ اس کے مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس درجے اس کے بلند کئے جاتے ہیں اور شام تک شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور شام کو کہے تو صبح تک یہی رہتا ہے۔

حضرت حمادؒ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ ابو عیاشؓ آپ کے متعلق یہ حدیث بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابو عیاشؓ نے سچ کہا۔ (ابوداؤد)

گھر سے نکلنے کی دُعاء

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے خواہ سفر ہو یا نہ ہو نکلتے وقت یہ کلمات کہے:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو اس نکلنے میں جو خیر ہے وہ عطا کردی جاتی ہے اور اس نکلنے میں جو شر ہے اس سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ (احمد)

تین دفعہ میں دوزخ سے آزاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یہ کہا:

اِنِّیْ اُشْهِدُکَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِکَتَکَ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَاُشْهِدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰاتِ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَاُشْهِدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ.

جس نے یہ ایک مرتبہ کہا تو اس کا ایک تہائی دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اور جس نے تین مرتبہ کہا وہ پورے کا پورا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (بزار بضعف)

چار مرتبہ کہو تو دوزخ سے نکلو

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہا:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

اس کا ایک چوتھائی دوزخ سے آزاد کردیتے ہیں اور جس نے دو مرتبہ کہا تو اس کا ایک حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں اور جس نے چار مرتبہ کہا تو اس کے کل کو دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں۔ (الکبیر بضعف)

کلمات باعث بخشش

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ بتلادوں جن کو تو کہہ لے تو اللہ تعالیٰ تجھے بخشدے یا فرمایا تو بخشا بخشایا ہو جائے گا کہہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (ترمذی)

حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

حضرت ابنِ عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے جس شخص نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ
لِعَظْمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ
شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ
کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ،

سواس نے کہا صرف اللہ کے پاس جو ہے اس کی طلب کے لئے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہزار نیکیاں لکھتے ہیں اور ہزار درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے قیامت کے دن تک استغفار کرتے ہیں۔ (الکبیر بضعف)

درود شریف کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر سو بار درود پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ اُس پر سو بار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو سو بار پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیتے ہیں کہ یہ دوزخ اور نفاق سے بری ہے اور اس کو شہداء کے مکان میں رہائش دیں گے۔ (للاوسط)

دعا کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی اپنے گھر آیا اور گھر والوں کے فقروفاقہ سے متاثر ہوا اور جنگل کی طرف چلا گیا، اس کی بیوی نے یہ دعا کی:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَا نَطْحَنُ وَنَعْجِنُ وَنَخْبِزُ

تو اچانک گڑھا روٹیوں سے بھرا ہوا ہے اور چکی چل رہی ہے اور تنور روٹیوں سے بھرا ہوا ہے جو پکی پکائی ہیں اس کا خاوند جنگل سے آیا اور کہا کھانے کے لئے تمہارے پاس کوئی چیز ہے عورت نے کہا اللہ نے رزق بھیج دیا ہے اس نے چکی کو اٹھالیا اور جھاڑ دیدی وہ ختم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ نہ اٹھاتا تو قیامت تک چکی بند نہ ہوتی۔ (احمد بزار)

آخرت سے غفلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا آدمی نہیں دیکھا کہ دوزخ سے بھاگنا چاہتا ہو اور وہ سو رہا ہو اور نہ ایسا آدمی کہ جنت کا طلبگار ہو اور سو رہا ہو۔ (ترمذی)

اظہارِ گناہ گناہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے مجاہرین کے اور جہار میں سے یہ بھی ہے کہ رات کو اس نے گناہ کیا اور حق تعالیٰ نے اس کو پردے میں رکھا مگر صبح ہوتے ہی اس نے اظہار کرنا شروع کردیا کہ اے شخص رات میں نے اس طرح کا کام کیا حالانکہ رات کو کسی کو معلوم نہ تھا اللہ کے اس پردے کو اس نے کھول دیا۔

عیدین کی نماز میں اذان واقامت نہیں ہوتی

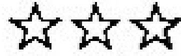
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر تکبیر واقامت کے پڑھی ہے۔ (جمع الفوائد)

عید کا خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ

سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ (شیخین، ترمذی، نسائی)

عیدین کی نماز میں ہر رکعت میں تین تکبیر زائد کہنی چاہئیں ۔ یہ واجب ہیں پہلی رکعت میں تین تکبیر اور ایک تکبیر تحریمہ دوسری رکعت میں تین تکبیر زائد اور ایک رکوع کی تکبیر ہوتی ہے۔



خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

کی پراثر مفید اور نایاب کتب، جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت وکتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہِ راست دستیاب ہیں

- ہمارے تین گناہ
- گانا سننا اور سنانا
- اپنی اصلاح کیجئے
- ٹی وی اور عذاب قبر
- توہین رسالت کا انجام
- بدشگونیاں اور بدفالیاں
- اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۸
- موت کے وقت کی بدعات
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست

مکتبۃ الاسلام کراچی